بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سلسلہ دعوت نمبر 16

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَیَوۡمَ اَمُوۡتُ وَیَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا 19/33

عیسیٰ ابنِ مریم علیہ سلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہمارا عقیدہ تھا کہ عیسیٰ سلام' علیہ زندہ آسمان پر اُٹھا لئے گئے ہیں۔ وہ قربِ قیامت نازل ہوں گے اور موت آئے گی۔ اس پر مندرجہ ذیل اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ ان کا تحریری حل فرما کر ارسال فرمائیے۔

۱۔ قرآن میں عیسیٰ سلام' علیہ کی وفات روائتی ترجموں سے ثابت نہیں۔ جب قربِ قیامت آئیں گے فوت ہونگے لیکن قرآن پھر بھی زندہ اُٹھائے جانے کا ثبوت دے گا۔ آخری الہامی کتاب پر ایمان کیسے باقی رہے گا۔

۲۔ عیسیٰ سلام' علیہ روائتوں کے مطابق اُمتی بن کر آئیں گے۔ اللہ فرماتا ہے قیامت کے دن ہر نبی اپنی قوم پر گواہ ہوگا۔ عیسیٰ سلام' علیہ اُمتی، اُن کی قوم پر کون گواہ ہوگا۔ قرآن میں اُن کے اُمتی ہونے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ عیسیٰ سلام' علیہ کی رسالت کا عہدہ چھیننے کا اختیار کیا قرآن کے سوا اور کسی کتاب کے پاس ہے؟

۳۔ محمد سلام' علیہ خاتم الانبیاء، وہ فوت ہوگئے ہیں۔ عیسیٰ سلام' علیہ ابھی آسمانوں پر زندہ ہیں۔ محمد سلام' علیہ خاتم الانبیاء کیسے؟ ختمِ نبوت پر ایمان نئے اور پرانے تمام انبیاء کے آنے کا دروازہ بند کرتا ہے۔ عیسیٰ سلام' علیہ کی آمد ختمِ نبوت کا انکار ہے۔ آخری نبی عیسیٰ سلام' علیہ ہیں کیونکہ وہ آخر میں وفات پائیں گے۔

۴۔ عیسیٰ سلام' علیہ مروجہ نظریہ کے مطابق زندہ ہیں اور محمد سلام' علیہ فوت ہوگئے ہیں۔ اس لئے یہ زمانہ عیسوی ہے محمدی نہیں ہے۔ نزولِ عیسیٰ سلام' علیہ روایت سے ثابت ہے اور محمد سلام' علیہ خاتم الانبیاء ہیں۔ یہ قرآن سے ثابت ہے۔ یہ تعارض کیسے دور کریں؟

۵۔ روایت میں عیسیٰ سلام' علیہ آ کر خنزیر قتل، جزیہ اور فدیہ ختم۔ یہ شریعت میں ترمیم کا اُن کو کیا حق ہے۔

۶۔ کیا قرآنی حکم کو بدلنے یا ختم کرنے کا کسی کو اختیار ہے یا آیت کے خلاف اجماعِ اُمت دلیل بن سکتا ہے۔

۷۔ عیسیٰ سلام' علیہ زندہ اور محمد سلام' علیہ فوت۔ قرآن کی رو سے زندہ اور مردہ برابر نہیں 35/22۔ اس کا کیا حل ہے۔

8۔ 4/159 آیت میں قَبۡلَ مَوۡتِہٖ کا ترجمہ اُن کی موت سے پہلے کرتے ہیں۔ عیسیٰ سلام' علیہ کی موت سے پہلے والا زمانہ کون سا ہے یہ کون تعین کرے گا۔ کیونکہ نزول کے بعد جب وہ روایت کے مطابق فوت ہو جائیں گے تو اس آیت کا مفہوم تو بدل نہیں سکتے۔ اس آیت کا ترجمہ تو یہی رہے گا تو عیسیٰ کے بارے پھر بھی ابہام پیدا ہوگا کہ وہ زندہ ہے۔ آیت کے ترجمے میں نظرِ ثانی کی ضرورت ہے یا اس کا حل پیش کرنا ہے۔

9۔ بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیۡهِ بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف اُٹھا لیا ہے۔ 4/158 مذکورہ آیت میں اپنی طرف اُٹھانے سے مراد روایت میں آسمان کی طرف اُٹھا نا لیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب عیسیٰ سلام' علیہ نزول کے بعد فوت ہو جائیں گے۔ آیت کا ترجمہ تو یہی کہہ رہا ہوگا کہ وہ آسمان کی طرف زندہ اُٹھا لئے گئے ہیں۔ اس کا حل کیا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَیَوۡمَ اَمُوۡتُ وَیَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِکَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں تولید کیا گیا تھا اور جس دن مروں گا اور جس دن دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔ 33 یہ مذکورہ واقعہ عیسیٰ ابن مریم کا ہے۔حق کی بات تو یہی ہے جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں۔ 19/34

(۱) آیتِ مبارکہ میں وُلِــدۡتُّ سے عملِ تولید ثابت ہے۔ماں اور باپ دونوں کا ہونا ضروری ہے۔نصِ قطعی ہے لہٰذا عیسیٰ سلام' علیہ کے لئے بن باپ کا نظریہ ناقابلِ قبول ہے کیونکہ اس سے قرآن میں تضاد پیدا ہوتا ہے۔4/82 (۲) آیتِ مبارکہ میں یَـوۡمَ اَمُوۡتُ جس دن میں مرجاؤں گا۔وُلِدۡتُّ کے بعد موت۔ رفع کا ذکر نہیں ہے۔(۳) آیتِ مبارکہ میں یَوۡمَ اُبۡـعَـثُ حَیًّـا جس دن دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا یعنی قیامت کے دن اُٹھنے کا ذکر ہے۔آسمانوں پر اُٹھائے جانے کا پھر ذکر نہیں ہے۔ مذکورہ تینوں ایام یا ادوار میں عیسیٰ سلام' علیہ کا اعلان ہے کہ میرے اوپر سلامتی ہے۔آسمانوں پر اُٹھائے جانے کا یہاں ذکر نہیں ہے اور یہ محکم آیت ہے اس کا کوئی اور ترجمہ ممکن ہی نہیں ہے۔لہٰذا قرآن سے عیسیٰ سلام علیہ کی ولادتِ باسعادت، موت اور قیامت کے دن آٹھائے جانے کے بارے مزید قرآنی آیات ملاحظہ فرمایئے۔ اُمید ہے آپ ان آیات پر غور فرمائیں گے۔

ولادتِ عیسیٰ ابنِ مریم

وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ مَرۡیَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَہۡلِہَا مَکَانًا شَرۡقِیًّا ﴿ۙ۱۶﴾ فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِہِمۡ حِجَابًا ۟ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡہَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَہَا بَشَرًا سَوِیًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتۡ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡکَ اِنۡ کُنۡتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّکِ ٭ۖ لِاَہَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ﴿۱۹﴾ ترجمہ: اور مریم کا کتاب میں ذکر کرو جب وہ اپنے اہل خانہ سے کنارہ کش ہوکر مشرقی گوشہ میں چلی گئی تھی۔ 16 پس اُس نے ان (اپنے اہل) کے سوا سب سے حجاب کر لیا تھا۔ پھر ہم نے اُس کی طرف اپنا پیغامبر بھیجا پس اس نے اس کے نکاح کیلئے ایک موزوں آدمی کے کردار کی مثالیں بیان کیں۔ 17 اس نے کہا میں آپ کے مشورے کے مقابلے میں رحمٰن ہی کی پناہ میں آتی ہوں یقیناً آپ تو متقی ہیں (نکاح سے انکار ہے)۔ 18 اُس نے کہا میں یقیناً تیرے رب کا رسول ہوں اس لئے نکاح کا پیغام دے رہا ہوں تا کہ تیرے لئے صحت مند بچّے کا ہونا ممکن بناؤں۔ 19

فَتَمَثَّلَ 19/17۔تَمَثَّلَ کے معنی ہیں کسی بھی شے کے بارے اُس کی مثالیں دے دے کر بیان کرنا

لِاَهَبَ 19/19۔اَ هَـبَ کا سہ حرفی مادہ وَهَـبَ ہے جس کے معنی عطا کرنے اور کسی بھی کام کو ممکن بنانے کے ہیں۔ لِاَهَـبَ مضارع کا صیغہ امر واحد متکلم لیا جائے تو معنی بنتے ہیں" تا کہ میں تیرے لئے ممکن بنا دوں۔ممکن بنانا نکاح کی تجویز کی بنیاد پر ہے اور مریم نکاح کا انکار کر رہی ہے جبکہ بعد میں راضی ہو جاتی ہے۔ جس کا 19/22 آیت میں فَحَمَلَتۡہُ کا مطلب نکاح کی ذمہ داری کو اُٹھانا ہے مراد ہے ۔قَالَتۡ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ لَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ وَّ لَمۡ اَکُ بَغِیًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ کَذٰلِکِ ۚ قَالَ رَبُّکِ ہُوَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجۡعَلَہٗۤ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَ رَحۡمَۃً مِّنَّا ۚ وَ کَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتۡہُ فَانۡتَبَذَتۡ بِہٖ مَکَانًا قَصِیًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَہَا الۡمَخَاضُ اِلٰی جِذۡعِ النَّخۡلَۃِ ۚ قَالَتۡ یٰلَیۡتَنِیۡ مِتُّ قَبۡلَ ہٰذَا وَ کُنۡتُ نَسۡیًا مَّنۡسِیًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىہَا مِنۡ تَحۡتِہَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِیۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّکِ تَحۡتَکِ

سَرِیًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ ترجمہ: اس نے کہا میرے لئے بچہ کہاں ہوگا؟ جب کہ کسی انسان نے مجھ سے نکاح نہ کیا ہو اور نہ میں نے کوئی باغیانہ عمل کیا ہو۔ 20 کہا ایسا ہی ہے جیسے تیرا خیال ہے۔ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ رکاوٹ دور کرنا میرے لئے آسان ہے۔ اور اس طرح ہم اس نکاح کو انسانوں کے لئے نشان راہ بنائیں گے اور ہماری طرف سے نکاح رحمت اور طے شدہ قانون ہے۔ 21 پس اُس نے نکاح کی ذمہ داری قبول کر لی پس مریم شوہر کے ساتھ شرقی مکان سے دور سسرالی مکان میں چلی گئی۔ 22 پھر اس کو مخاض (شوہر) ایک نخلستانی علاقے 4 میں لے گیا اس نے کہا کاش میں اتنی دیر نہ کرتی، میں اس مرد سے پہلے ہی مل گئی ہوتی اور میں تو اس سکون والی زندگی سے بھولی بسری تھی۔ 23 پس اس کو اس کے ضمیر نے آواز دی یہ کہ اب غم نہ کر تیرے رب نے اس نخلستان میں تیرے ماتحت چشمے مقرر کر دیئے ہیں۔ 24

اَلْمَخَاضُ 19/23۔ مَخَاض مرکز اور گھاٹ کو بولتے ہیں۔ سہ حرفی مادہ م خ ض ہے جس کے معنی بلونا، مکھن نکالنا، بت زیادہ ہلانا اور رائے پر خوب غور کرنا کے ہیں۔ اَلْمَخَاضُ ایسے شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ جس پر کافی غور وخوض ہوا ہو۔ مریم کے نکاح کے لئے کافی غور وخوض اور بحث وتمحیص کے بعد اس آدمی کا انتخاب ہوا تھا اور شوہر بیوی کا مرکز ہوتا ہے۔ اس لئے اسے اَلْمَخَاضُ کا نام دیا گیا ہے۔ یہی مریم کا شوہر ہے جسے آیت نمبر 17 میں بَشَرًا سَوِيًّا اور آیت نمبر 25 میں اَلْبَشَرِ اَحَدًا کہا گیا ہے۔

جِذْعِ النَّخْلَةِ 19/23۔ جِذْعِ الْوَادِی وادی کے موڑ کو کہتے ہیں۔ اَلْجِزْع لوگوں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں النَّخْلَةِ مصدر ہے صاف ستھرے علاقے کو کہتے ہیں. نَخَلَ کے بنیادی معنی چننا اور صاف کرنے کے ہیں۔ کھجور عربوں کے ہاں عمدہ ترین پھلوں میں ہے اس لئے اسے نخل کہا جاتا ہے۔ النَّخْلَةِ عمدہ ترین جگہ عربوں کے ہاں کھجور کا باغ ہی ہے۔ لہٰذا جِذْعِ النَّخْلَةِ عمدہ ترین نخلستانی علاقہ ہے۔ جہاں مریم کا شوہر اُسے لے گیا ہے۔ والدین کے پاس مریم کی رہائش گاہ کو مَكَانًا شَرْقِيًّا 19/16 آیت میں کہا گیا ہے اور مریم کا شوہر مریم کو جہاں لے گیا ہے اُسے مَكَانًا قَصِيًّا 19/22 آیت میں کہا گیا ہے اسی سسرالی مقام کو 19/23 میں جِذْعِ النَّخْلَة کہا گیا ہے۔

مِتُّ 19/23۔ بنیادی سہ حرفی مادہ م ت ت ہے جس کے معنی ایک شے کا دوسری شے سے مل جانا۔

هُزِّيْٓ 19/25۔ سہ حرفی مادہ ھ ز ء ہے اور هَزَّ (ن) کے معنی ہیں اونٹوں کو حدی سنا کر نشاط میں لانا۔ هِزَّة کے معنی نشاط اور شادمانی کے ہیں۔ 41/39 آیت میں اِهْتَزَّتْ خَاشِعَةً کی ضد ہے۔ خَاشِعَةً کا معنی دبا اور مرجھایا ہوا ہونا ہے۔ اور اِهْتَزَّتْ کے معنی لہلہانے اور جھومنے کے ہیں۔ هُزِّيْٓ بابِ تفعیل سے فعلِ امر ہے جس کے معنی ہیں خوش رہ۔ شادماں رہ۔

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ ترجمہ: پس کھا اور پی اور سکون سے رہ پھر اگر تو نے اس یکتا بشر (شوہر) کو رائے دینی ہو تو اسے کہہ دو کہ میں نے پیٹ میں رُکے ہوئے بچے کو رحمٰن کیلئے وقف کر دیا ہے۔ پھر میں دورانِ تربیت انسانوں کے خود ساختہ دین کی گفتگو نہیں کروں گی۔ 26 پھر وہ اُسے کلامِ وحی کا ذمہ دار بنا کر اپنی قوم کے پاس لائی تو انہوں نے کہا اے مریم! یقیناً آپ افتراء باندھنے والی شے لے آئی ہو۔ 27

اَلْبَشَرِ اَحَدًا 19/25۔اَلْبَشَرِ اَحَدًا مبتدااورخبر ہے۔مبتداحرفِ جار کی وجہ سے مجرور ہوا ہے۔بشرجس کی خبراحد ہے مریم کے لئے اُس کے شوہر کے علاوہ اورکون ہوسکتا ہے۔کیونکہ اسلام میں عورت کیلئے صرف ایک ہی شوہر ہوتا ہے۔ اورعورت اپنی اولاد کے مستقبل کے بارے اپنی رائے کا اظہارصرف اُسی سے کرنے کی مجاز ہے۔ یہ درست نہیں ہے کہ جو آدمی نظر آئے اُسے روک کرعورت اُس سے اپنے ہونیوالے بچے کے بارے رائے دے کہ میں نے پیٹ میں ہونیوالے بچے کورحمان کیلئے وقف کرنا ہے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے اس لئے ہم ایسے تراجم پرنظرثانی کرنے کا مشورہ دیتے ہیں اور آیت میں بشرِاحدکومریم کا شوہر ثابت کرنے کی دلیل پیش کرتے ہیں۔**صَوْمًا** 19/26اس کا سہ حرفی مادہ ص وم ہے۔ صَوْمًا **قَوْمًا** کےوزن پر ہے۔قیام کے معنی کھڑاہونافعلِ لازم ہےاورقوماً قیام کرنیوالےکوکہتے ہیں۔اسی طرح صیام کےمعنی رکنا فعلِ لازم ہےاورصومًارکنےوالےکوکہتے ہیں۔آیتِ مذکورہ میں صومًا عیسٰی کی طرف اشارہ ہے جو شکمِ مریم میں رُکا ہواتھااورمریم نےاپنی ماں کی طرح (3/35) بچےکےبارےاپنےشوہرکواپنی رائےسےآگاہ کردیاکہ میں اسےرحمان کےلئےوقف کرتی ہوں۔

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۖ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝

ترجمہ: اےاختِ ہارون تیراباپ توبُراآدمی نہ تھااورنہ تیری ماں ہمارے رسم ورواج کی باغی تھی۔28پس اس نے عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے کہا ہم اس سے کیونکر بات کریں جو ہماری گود میں پل کرجوان (19/12) ہوا ہے۔ 29 عیسیٰ نے کہا یقیناً میں اللہ کا غلام ہوں۔ مجھے کتاب دی گئی ہےاورمجھے نبی بھی بنادیا گیا ہے۔30اورمجھے مبارک بنادیا ہے جہاں کہیں بھی ہوں۔اورمجھے حکمِ وحی اورتزکیہ نفس کے ساتھ زندگی گزارنے کاحکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔ 31

وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِىْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ ترجمہ:اوروالدہ کےساتھ بھلائی کاحکم دیاہےاورمجھےاس نے سرکش بدبخت نہیں بنایا۔32اورسلامتی ہے مجھ پرجس دن میں تولید کیا گیا تھااورجس دن مروں گااورجس دن دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔33یہ مذکورہ واقعہ عیسیٰ ابن مریم کا ہے۔حق کی بات تو یہی ہے جس میں وہ جھگڑرہے ہیں۔19/34

سورۃ مریم کی آیات 16 تا 34 میں زکریا سلام‘ علیہ جومریم کے بچپن سے لےکرجوان ہونےتک کفیل تھے۔وہ مریم کےنکاح کیلئے ایک موزوں بشرکارشتہ لائےہیں۔اُس کوخصوصی طورپرانتہائی غوروخوض کی وجہ سے الخاص کہاہے۔جومریم کواُس کےگھریعنی مکانِ شرقی سے مکانِ قصیا جوایک نخلستانی علاقہ تھاوہاں لےگیا۔قرآنی آیات میں مریم کا شوہرثابت ہے۔مریم کے ہاں بغیرشوہرکے عیسیٰ سلام‘ علیہ پیدانہیں ہوئے کیونکہ عیسیٰ سلام‘ علیہ خود 19/33 آیت میں اس کی تصدیق کرتےاوراعلان کرتے ہیں۔ **وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ** اورسلامتی ہے مجھ پرجس دن میں تولید کیا گیا تھا۔عیسیٰ سلام‘ علیہ کی ولادت اللہ کےقانون کےمطابق عام انسانوں کی طرح ہوئی ہے۔وہ ماں اورباپ کےذریعے تولید ہوئے تھےجوعام انسان کے پیداہونےکا تولیدی قانون ہے۔عیسیٰ سلام‘ علیہ عام انسان کی طرح پیداہوئے تھے۔اس کےلئے مزید قرآن کی آیات بطورِدلیل پیشِ خدمت ہیں۔

اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۵۹﴾ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ یقیناً عیسیٰ کی پیدائش اللہ کے ہاں انسان کی طرح ہے۔اُس کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا (23/12,35/11) پھر اُس کیلئے کن کہہ کر قانونی تقاضا پیدا کرتا ہے پھر انسان پیدا ہوتا ہے۔59 یہی تیرے رب کی طرف سے پیدائشِ عیسیٰ کی حقیقت ہے۔پس تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جا۔3/60

تفھیم۔اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَاللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ 3/59: یقیناً اللہ کے ہاں عیسیٰ کی پیدائش کی مثال انسان کی پیدائش کی طرح ہے۔اُس نے اُسے مٹی سے پیدا کیا۔آدم سے مراد عام انسان ہے جو سراسر تراب ہی کا خلاصہ ہے۔انسان کی پیدائش کے بارے 23/12 میں سلالۃ من طین بڑا واضح انداز ہے جس کا معنیٰ مٹی کا خلاصہ ہے۔40/67 میں اللہ نے کُم جمع حاضر کی ضمیر سے خطاب فرمایا کہ وہ اب بھی تم سب انسانوں کو مٹی سے ہی پیدا کر رہا ہے۔رہی بات کن فیکون کی تو اب بھی زندگی اور موت کن فیکون کے قانون کی محتاج ہے۔40/68 لہٰذا عیسیٰ سلام علیہ کی پیدائش کو فطری قانون سے ہٹ کر بن باپ قرار دینا قرآنی نظریہ نہیں ہے۔عیسیٰ سلام علیہ کو عام انسان کی طرح ماں باپ کے تولیدی سسٹم کے ذریعے اللہ نے پیدا کیا ہے۔عیسیٰ سلام علیہ نے اپنے باپ کے وجود کی خبر 19/33 میں یوم وَ لِدۡ تُّ کہہ کر دی ہے یعنی جس دن مجھے تولید کیا گیا ہے۔ثابت ہوا کہ عیسیٰ سلام علیہ ماں باپ کے تولیدی سسٹم سے پیدا ہوئے ہیں۔بن باپ کی پیدائش پر اعتراض ہے کیونکہ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ 112/3 صرف اللہ کی ذات ہے۔اگر انسانوں میں بھی کوئی تولید سے پاک ہے تو یہ اللہ کی ذات میں شرکت ثابت ہو جاتی ہے۔دوسرا یہ بھی اعتراض ہو سکتا ہے کہ اگر عیسیٰ کی پیدائش اُس آدم کی طرح ہے جو کہ انجیل کی کہانی ہے تو یہ نامکمل اور ادھوری آدھی مثال اللہ کے علم میں نقص ثابت کرتی ہے کیونکہ آدم کا نہ باپ اور نہ ماں ہے تو یہ مثال منطبق نہیں ہوتی کیونکہ عیسیٰ سلام علیہ کی ماں ہے۔لہٰذا عیسیٰ کی مثال عام آدمی کی ہے کہ وہ ماں باپ کے تولیدی عمل سے پیدا ہوئے ہیں۔یقیناً عیسیٰ سلام علیہ عام انسان کی طرح پیدا ہوئے ہیں یہ اللہ کا خالص علمی بیان ہے اور مثال سو فیصد درست ہے۔فَمَنۡ حَآجَّکَ فِیۡہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَکُمۡ وَ اَنۡفُسَنَا وَ اَنۡفُسَکُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَہِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ ۚ وَ مَا مِنۡ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۶۳﴾ ترجمہ: پس اب جو تجھ سے اِس مسئلے میں جھگڑا کرے اِس کے بعد بھی کہ تیرے پاس (انسانی پیدائش کا) علم آ چکا ہے۔پھر کہہ کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی بیویوں کو اور تم اپنی بیویوں کو بلاؤ، ہم آ جاتے تم بھی آ جاؤ۔پھر اس مسئلے پر آزادی سے غور و فکر کرتے ہیں کہ کوئی بغیر باپ کے ہم میں موجود ہے۔پھر جھوٹوں پر ہم سب اللہ کی لعنت کریں گے۔61 یقیناً یہ ایک حقیقی واقعہ ہے اور اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں ہے۔اور یقیناً اللہ ہی غالب حکمت والا ہے۔ 62 پس اگر وہ حق سے مُنہ پھیر لیں تو اللہ مفسدوں کو جاننے والا ہے۔63

ثُمَّ نَبۡتَہِلۡ۔3/61: مذکورہ علمی بیان کے بعد اگر کوئی عیسیٰ کو بغیر باپ کے مانتا ہے تو اُن سے مشاہداتی دلیل مانگو۔ابتھل کسی کے ارادے اور رائے کو آزاد چھوڑنے کے ہوتے ہیں۔آیت کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے" اعلان کرو کہ سب آ جاؤ۔ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ہم اپنی بیویوں کو اور تم اپنی بیویوں کو بلاؤ۔ہم بھی آ جاتے ہیں تم بھی آ جاؤ۔ثُمَّ نَبۡتَہِلۡ۔ پھر ہم آزادی سے غور و فکر کرتے ہیں کہ ہم میں کوئی بن باپ کے ہے۔اب جو جھوٹا ہو ہم سب اُس پر اللہ کی لعنت کرتے ہیں" 3/61۔مشاہداتی دلیل اس لئے ہے کہ اگر اب کوئی بغیر باپ

کے نہیں ہے تو اس سے پہلے بھی کوئی بن باپ کے نہیں پیدا ہوا۔ نصاریٰ مقابلے کے لئے نہیں آئے۔ روایت کے مطابق عجیب بات ہے کہ نصاریٰ خاندانِ نبوت کے بارے یہ جاننے کے بعد بھی ایمان نہیں لائے کہ اگر انہوں نے بددعا کردی تو کوئی نصاریٰ بھی صفحۂ ہستی میں زندہ نہیں بچے گا۔ مذکورہ آیت کے مطابق اس قصہ کے درست نہ ہونے کے لئے نصاریٰ کا یہی عمل کافی ہے۔ وہ ایمان لانے کی بجائے بھاگے کیوں؟ یہ من گھڑت قصے کی دلیل ہے۔

اہلِ بصیرت کے لئے چند نقاط: اِس آیت کی تفصیل میں پنجتن پاک کی جو روایت بیان کی جاتی ہے جس میں رسولِ مکرم سلام ' علیہ، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کے نامِ گرامی ہیں۔ یہ روایت محلِ نظر ہے اور اِس پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے۔ آیتِ کریمہ میں بیٹوں کا حکم ہے اور جمع کا صیغہ ہے۔ روایت میں نبی سلام ' علیہ کا عمل اس آیت کے خلاف ہے۔ کیونکہ پنجتن میں نبی کا کوئی بیٹا موجود نہیں۔ بیٹی کا آیت میں تذکرہ نہیں اور وہ بیٹی ساتھ لے جا رہے ہیں۔ بیویوں کا حکم ہے۔ اور پنج تن میں آپ کی بیوی نہیں ہے۔ تمام صیغے جمع کے ہیں اور آپ اکیلے ہی جا رہے ہیں۔ روایت آیت کی مخالفت کرتی نظر آ رہی ہے۔ لہٰذا یہ سارا روایتی قصہ جھوٹ پر مبنی ہے۔

نبی سلام ' علیہ آیت کی ذرّہ بھر بھی خلاف ورزی نہیں کر سکتے جو اس روایت میں اظہر من الشمس آیت کی مخالفت نظر آ رہی ہے۔ لہٰذا روایت و حدیث قرآن کی تشریح کی بجائے تکذیب کر رہی ہے لمحہ فکریہ ہے کہ قرآن کو چھوڑ کر ہم کدھر جا رہے ہیں۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ وہ تو سمٰوات وارض کو بغیر میٹریل کے پیدا کرنے والا ہے۔ اُس کے لئے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ اُس کی بیوی نہیں ہے۔ اور اُس نے تو ہر شے کو پیدا کیا ہے۔ اور وہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ 6/101 مذکورہ آیت میں اللہ نے اپنا بیٹا ہونے کیلئے صاحبہ یعنی بیوی کو لازمی قرار دیا ہے۔ ثابت ہوا کہ بیٹا پیدا کرنے کیلئے شوہر اور بیوی دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ عیسیٰ سلام ' علیہ وَلَدٌ، بیٹا ہے لہٰذا اُس کا باپ بھی ہے۔

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ترجمہ: اور اِن کے آباء اور اولاد اور بھائیوں میں بھی فضیلت والے تھے۔ اور اِن کو ہم نے ہی منتخب کیا تھا اور ہم نے اِن کو سیدھی راہ دکھائی تھی۔ 87/6 مذکورہ آیت سے ماقبل انبیاء کا ذکر ہے جن میں عیسیٰ سلام ' علیہ کا بھی ذکر ہے۔ مذکورہ آیت میں مِنْ اٰبَآئِهِم کہہ کر عیسیٰ سلام ' علیہ کے باپ کا ثبوت مل رہا ہے۔ مِنْ اٰبَآئِهِمْ میں هِمْ کی ضمیر کا مرجع ماقبل انبیاء کی طرف ہے۔ اُن میں عیسیٰ سلام ' علیہ بھی ہیں۔ لہٰذا اس آیت کی روشنی میں عیسیٰ سلام ' علیہ کے والدِ ماجد نظر آ رہے ہیں۔ ان آیات کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی عیسیٰ سلام ' علیہ کو بن باپ مانتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں خود جواب دہ ہے۔ ہمارا کام اللہ کی آیات کا پہنچانا ہے اور اللہ کے ذمہ اُس کا حساب لینا ہے۔

رفع اور وفاتِ عیسیٰ ابنِ مریم سلام‘ علیہ:

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِیۡنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوۡا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیۡرُ الۡمٰكِرِیۡنَ 3/54 ترجمہ: پس جب اُن سے عیسیٰ نے کفر محسوس کیا تو اُس نے کہا اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار ہے؟ حواریوں نے کہا کہ ہم مددگار ہیں۔ ہم اللہ کو مانتے ہیں اور آپ گواہ رہیں اس کے کہ ہم فرماں بردار ہیں۔52 انہوں نے دعا کی اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے اُس پر جو تُو نے نازل کیا اور ہم نے رسول کی اتباع کی ہے تُو ہم کو گواہوں میں لکھ لے۔53 یقیناً کافروں نے بڑی چالیں چلیں لیکن اللہ نے بھی اُن کو اِن چالوں کا جواب دیا یقیناً اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔3/54

اِذۡ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَیۡنَكُمۡ فِیۡمَا كُنۡتُمۡ فِیۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۵۵﴾ ترجمہ: یاد کرو جب اللہ نے عیسیٰ سے کہا یقیناً میں تجھے پورا پورا بدلہ دینے والا ہوں (3/185,16/32) اور تجھے رفعتیں عطا کرنے والا ہوں (19/57) اور تجھے کافروں کی ایذا سے پاک کرنے والا ہوں اور تیری اتباع کرنے والوں کو قیامت کے دن (6/12) کافروں پر بالا دست کرنے والا ہوں اور میری طرف ہی تم کو لوٹنا ہے۔ پھر تمہارے درمیان فیصلہ کردوں گا جس شے میں بھی تم اختلاف کرتے تھے۔3/55 مُتَوَفِّیۡكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ 3/55: پس جب اُن سے عیسیٰ سلام‘ علیہ نے کفر محسوس کیا تو اُس نے کہا اللہ کی راہ میں میرا کون مددگار ہے؟ حواریوں نے کہا کہ ہم مددگار ہیں۔ ہم اللہ کو مانتے ہیں اور آپ گواہ رہیں اس کے کہ ہم فرماں بردار ہیں۔3/52 آیت میں ہجرت کے لئے عیسیٰ سلام‘ علیہ اعلان کر رہے ہیں لہٰذا ہجرت کے بعد اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ وَ رَافِعُكَ کا مطلب ہے پورا پورا بھرپور بدلہ دینا اور اللہ کی طرف سے اسی دنیا میں حکمرانی اور رفعتوں کا عطا کرنا اللہ کی طرف سے وعدہ ہے۔ یہ آیت عیسیٰ سلام‘ علیہ کے اُس سنہرے دور کی نشان دہی کرتی ہے۔ جب وہ ہجرت کے بعد ایک مثالی اسلامی معاشرہ بنانے میں کامیاب ہوگئے تھے اور اللہ کا وعدہ پورا ہوگیا۔ جس کا تذکرہ 61/14 میں ہے۔ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِیۡنَ پھر ہم نے مومنوں یعنی عیسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور وہ غالب ہوگئے۔ عیسیٰ سلام‘ علیہ کی اپنے مخالفوں سے باقاعدہ جنگ ہوئی ہے۔ اور عیسیٰ سلام‘ علیہ نے اپنے دشمنوں پر غلبہ پایا اور آپ نے دنیا میں باقاعدہ حکومت کی اور اس کے بعد فوت ہوگئے۔ 61/14 آیت میں ان حواریوں کے کردار کو اللہ نے بطور مثال پیش کیا ہے۔ آیت ملاحظہ فرمایئے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ لِلۡحَوَارِیّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَكَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾ ترجمہ اے ایمان والو! اللہ کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریمؑ نے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ کی طرف دعوت دینے میں میرا کون مددگار ہے۔ تو حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے انکار کیا۔ سو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں کے خلاف قوت عطا کردی پھر وہ کافروں پر غالب ہوگئے تھے۔ 61/14

آسمان پر زندہ اُٹھانا اور پھر دوبارہ اُتارنا یہ دیومالائی قصہ ہے اس کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ وَمَكَرُوۡا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ

وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ 3/54 اور کافروں نے بڑی چالیں چلیں لیکن اللہ نے بھی اُن کو اِن کی چالوں کا جواب دیا یقیناً اللہ اُن کی چالوں کا بہترین جواب دینے والا ہے۔54 آیت سے یہ اخذ کرنا کہ اللہ عیسیٰ سلامُ' علیہ کو زمین میں بچانے کیلئے بے بس ہو گیا تھا اور عیسیٰ سلامُ' علیہ کو بچانے کیلئے آسمان پر لے جانے کے سوا اب اُس کے پاس کوئی تدبیر نہ تھی۔ اللہ کا عیسیٰ سلامُ' علیہ کو آسمان پر اُٹھانا اُس کے عزیز وحکیم ہونے کا ثبوت ہے۔ یہ نظریہ اللہ کو زمین پر عاجز کرنے کے مترادف ہے اور یہ بالکل غلط نظریہ ہے۔قرآن کا نزول عزیز وحکیم کی طرف سے ہے۔عزیز وحکیم ہونے کا راز تو اس میں ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آسمان پر نہیں اس زمین میں رکھ کر بچاتا ہے۔وہ زبردست اللہ فرعون سے موسیٰ کو بچا سکتا ہے تو عیسیٰ سلامُ' علیہ کو بھی بچا سکتا ہے۔محمد سلامُ' علیہ کو بھی اللہ نے اس زمین میں کافروں اور مشرکوں کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھا۔آسمان پر نہیں اُٹھایا۔61/14 آیت کے حکم کے مطابق صحابہ کرام نے بھی عیسیٰ سلامُ' علیہ کے حواریوں کی طرح نبی سلامُ' علیہ کا ساتھ دیا اور کافروں پر اُسی طرح غلبہ حاصل کیا جس طرح عیسیٰ سلامُ' علیہ نے اللہ کی مدد سے غلبہ حاصل کیا تھا۔61/14 آیت کے مطابق عیسیٰ سلامُ' علیہ کو اگر زمینی غلبہ حاصل نہیں ہوا اور اسلامی معاشرہ وجود میں نہیں آیا تو محمد سلامُ' علیہ کے اسلامی معاشرے کا وجود بھی ابہام کا شکار ہو جائے گا اور آپ کو بھی عیسیٰ سلامُ' علیہ کی طرح آسمانوں پر ہی ماننا پڑے گا۔کیونکہ اصحابِ عیسیٰ نے جو عیسیٰ سلامُ' علیہ کی مدد کی اللہ فرما رہے ہیں کہ مومنوں تم بھی اسی طرح رسول کی مدد کرو۔ عیسیٰ سلامُ' علیہ اُن کی مدد کی وجہ سے زمین سے اُٹھا لئے گئے اور آج تک آسمان پر ہیں۔لہٰذا اصحابِ رسول کی مدد سے محمد رسول اللہ کو بھی عیسیٰ سلامُ' علیہ کی طرح زمین سے اُٹھائے جانے کا تصور پیدا ہوتا ہے جو سراسر غلط ہے۔لہٰذا ان آیات سے عیسیٰ سلامُ' علیہ کا زمینی غلبہ ثابت ہوتا ہے۔اور محمد سلامُ' علیہ کے انقلابی اسلامی معاشرہ کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ۝۱۵۷ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۵۸ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝۱۵۹ ترجمہ:اور اُن کا قول کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابنِ مریم اللہ کا رسول قتل کر دیا حالانکہ نہ تو اُنہوں نے اُس کو قتل کیا اور نہ اُسے صلیب دی۔ بلکہ اُن کا عیسیٰ کے بارے یہ قول مشکوک ہے۔اور یقیناً جو اِس میں اختلاف کرتے ہیں وہ شک میں ہیں۔اُن کے پاس اِس معاملہ میں علم نہیں سوائے ظن کی اتباع کے۔اور انہوں نے یقیناً عیسیٰ رسول اللہ کو کسی صورت میں بھی قتل نہیں کیا۔157 بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف سے سرفرازی (61/14,58/11,19/57) عطا کی تھی۔یقیناً اللہ غلبہ دینے والا حکمت والا ہے۔158 اور نہیں ہے کوئی اھلِ کتاب مگر وہ اپنی موت سے پہلے عیسیٰ کے بارے قتل وصلیب کا ہی ایمان رکھے گا۔حالانکہ وہ قیامت کے دن اِنکے خلاف گواہی دیں گے۔4/159 آیت نمبر 157 میں اللہ نے وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ فرما کر عیسیٰ سلامُ' علیہ کے قتل وصلیب کی مکمل نفی کر دی ہے۔عیسیٰ سلامُ' علیہ کے قتل وصلیب کے عقیدہ کی بنیاد صرف ان کا ظنی علم ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا آیت قتل وصلیب کا انکار کر کے ثابت یہ کرنا چاہتی ہے کہ عیسیٰ سلامُ' علیہ کی طبعی موت ہوئی ہے۔طبعی موت کی دوسری دلیل 61/14 آیت میں عیسیٰ سلامُ' علیہ کا دشمنوں سے جنگ کرنا اور اُن پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔وَ اِذْقَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؔؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ ترجمہ: یاد کرو جب اللہ پوچھے گا۔

اے عیسیٰ ابنِ مریم! کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو۔ عیسیٰ اللہ سے عرض کریں گے تیری ذات اِس شرک سے پاک ہے۔ میرے لئے جائز نہیں کہ میں ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں تھا۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہے تو اُسے آپ جانتے ہیں۔ آپ تو جانتے ہیں جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو آپ کے دل میں ہے۔ آپ تو غائبوں کو جاننے والے ہیں۔ 116 مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ترجمہ: میں نے تو اِن کو کچھ نہیں کہا مگر وہی کہا جو آپ نے مجھے حکم دیا تھا۔ یہی کہ تم اللہ کی غلامی اختیار کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور میں اِن پر صرف کتاب اللہ کا گواہ تھا جب تک میں اِن میں زندہ رہا ہوں۔ پس جب آپ نے مجھے وفات دے دی تو آپ ان پر نگہبان تھے اور ہر شے پر گواہی دینے والے ہیں۔ 117

تَوَ فَّیْتَنِیْ 5/117: سہ حرفی مادہ و ف ی ہے وَفٰی یَفِی عہد پورا کرنا، محافظت کرنا کے معنی ہیں۔ تَوَفّٰی تَوَفِیًا پورا حق لینا، دینا، پوری مدت کو پہنچنا، کامل بنانا اور موت دینا کے معنی ہوتے ہیں۔ فَلَمَّا توفیتنی جب تو نے مجھے موت دے دی کا معنی یہاں کیا جائے گا۔ 116,117 /5 آیات میں قیامت کے دن عیسیٰ سلام' علیہ اللہ کے سوال کا جواب دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ پس جب آپ نے مجھے وفات دے دی تو آپ ان پر نگہبان تھے اور ہر شے پر گواہی دینے والے ہیں۔ اس آیت میں بھی آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر نہیں ہے کہ جب آپ نے آسمان پر اُٹھا لیا تھا اُس وقت بھی آپ ہی گواہ تھے۔ لہٰذا یہ آیت بھی طبعی موت پر نصِ قطعی ہے۔ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِيْنٍ 2/36 تم سب انسانوں کے لئے اس زمین میں عارضی ٹھکانہ ہے اور ایک مدت تک کے لئے فائدہ اُٹھانا ہے۔ لہٰذا عیسیٰ سلام' علیہ ایک انسان تھے اُن کا زندگی بھر ٹھکانہ یہ زمین تھا۔ اُنہوں نے اپنا زندگی کا زمانہ اسی زمین میں بسر کیا تھا اور اپنی کامیاب زندگی گزار کر (61/14) یعنی اسلامی معاشرہ بنا کر اس جہانِ فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔ وہ اپنی طبعی موت پا چکے ہیں۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْ يَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ 5/75: مسیح ابن مریم صرف ایک رسول ہیں اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں یعنی وفات پا چکے ہیں۔ 3/144 میں ہے کہ محمد صرف ایک رسول ہیں اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں یعنی وفات پا چکے ہیں۔ محمد سلام' علیہ سے پہلے عیسیٰ سلام' علیہ بھی ہیں۔ وہ بھی وفات پا چکے ہیں کیونکہ یہاں استثناء نہیں ہے۔ محمد سلام' علیہ کے لئے 39/30 میں ہے یقیناً تو مرنے والا ہے اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں گویا سب کے لئے موت برحق ہے۔ نبی سلام' علیہ اور اُن کے دور کا کوئی شخص بھی اب زندہ نہیں ہے سب مر چکے ہیں۔ یہ قرآن کا فیصلہ ہے اور ہمیں قرآن ہی کافی ہے۔ لہٰذا عیسیٰ سلام' علیہ کی وفات یقیناً ہو چکی ہے۔ اُن کی زندگی سے ختم نبوت کا نظریہ مشکوک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا قرآن کی مذکورہ آیات پر از سرِ نو غور فرما کر اپنے نظریات کو درست فرمائیں ورنہ شرک لازم آئے گا اور اعمال حبط ہو جائیں گے۔

☆فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ☆